سُوْرَةُ لُقْمٰنَ

یہ سورہ مبارکہ بھی مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی چونتیس آیات اور چار رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۱۱

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ ۲۱/۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
الٓمّٓ (۱) تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ (۲)
هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ (۳)
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (۴)
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۵)
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ
لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ
وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
مُّهِيْنٌ (۶)
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا
كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ
فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (۷)
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
جَنّٰتُ النَّعِيْمِ (۸)
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (۹)
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى
فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَ
بَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۚ وَاَنْزَلْنَا
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ
زَوْجٍ كَرِيْمٍ (۱۰)

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
الم (۱) یہ حکمت کی (بھری ہوئی) کتاب کی آیتیں ہیں (۲)
نیکوکاروں کے لئے ہدایت اور رحمت (۳)
جو نماز کی پابندی کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور آخرت کا
یقین رکھتے ہیں (۴)
یہی اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی
نجات پانے والے ہیں (۵)
اور لوگوں میں بعض ایسا ہے جو بیہودہ حکایتیں خریدتا
ہے تاکہ (لوگوں کو) بے سمجھے خدا کے رستے سے گمراہ کرے
اور اس سے استہزاء کرے یہی لوگ ہیں جن کو ذلیل کرنے
والا عذاب ہوگا (۶)
اور جب اس کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو اکڑ کر منہ
پھیر لیتا ہے گویا ان کو سنا ہی نہیں جیسے اُنکے کانوں میں ثقل ہے
تو اس کو درد دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا دو (۷)
جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے اُن کے
لئے نعمت کے باغ ہیں (۸)
ہمیشہ اُن میں رہیں گے. خدا کا وعدہ سچا ہے. اور وہ
غالب حکمت والا ہے (۹)
اُسی نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر پیدا کیا جیسا کہ تم
دیکھتے ہو اور زمین پر پہاڑ (بنا کر) رکھ دیئے تاکہ تم کو ہلا
نہ دے اور اسمیں ہر طرح کے جانور پھیلا دیئے. اور ہم
ہی نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر (اس سے) اسمیں
ہر قسم کی نفیس چیزیں اگائیں (۱۰)

LUQMĀN

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Alif. Lām. Mīm.

2. These are revelations of the wise Scripture,

3. A guidance and a mercy for the good,

4. Those who establish worship and pay the poor-due and have sure faith in the Hereafter.

5. Such have guidance from their Lord. Such are the successful.

6. And of mankind is he who payeth for mere pastime of discourse, that he may mislead from Allah's way without knowledge and maketh it the butt of mockery. For such there is a shameful doom.

7. And when Our revelations are recited unto him he turneth away in his pride as if he heard them not, as if there were a deafness in his ears. So give him tidings of a painful doom.

8. Lo! those who believe and do good works, for them are gardens of delight,

9. Wherein they will abide. It is a promise of Allah in truth. He is the Mighty, the Wise.

10. He hath created the heavens without supports that ye can see, and hath cast into the earth firm hills, so that it quake not with you; and He hath dispersed therein all kinds of beasts. And We send down water from the sky and We cause (plants) of every goodly kind to grow therein.

11. This is the Creation of Allah. Now show me that which those (ye worship) beside Him have created. Nay, but the wrong-doers are in error manifest!	یہ تو خدا کی پیدائش ہے تو مجھے دکھاؤ کہ خدا کے سوا جو لوگ ہیں انہوں نے کیا پیدا کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ ظالم صریح گمراہی میں ہیں ⑪	هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ⑪ ؏

اسرار و معارف

یہ آیات ایسی کتاب کی ہیں جو حقیقتاً کتاب کہلائے جانے کے قابل ہے اور حکمت اور دانائی سے بھری ہوئی ہے زندگی موت اور مابعد الموت کے ہر سوال کا نہایت حکیمانہ جواب اس میں موجود ہے نیز اس کتاب میں ہدایت و راہنمائی موجود ہے ایسی خوبصورت راہنمائی جو اللہ کی رحمت کو پانے کا سبب ہے امور دنیا بھی آسانی سے انجام پائیں اور ان پر اللہ کی رحمت بھی نصیب ہو۔ مگر یہ سب فوائد نہایت خلوص سے اس پر ایمان لانے اور صدقِ دل سے عمل کرنے والوں کے لیے ہیں وہ لوگ جو اللہ کی عبادت میں پوری لگن سے محنت کرتے ہوں زکوٰۃ ادا کرنے والے یعنی مال و دولت پر فریفتہ نہیں ہوں بلکہ مال کو اللہ کے حکم پر خرچ کرنے والے ہوں اور آخرت پر یقین رکھنے والے ہوں یعنی دنیا کا کام بھی اس یقین کے ساتھ کرنے والے کہ اس کا نتیجہ آخرت میں اچھا ہوگا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کے بتائے ہوئے درست راستے پر ہیں اور یہی کامیاب لوگ ہیں دنیا ہو یا آخرت یہ کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

کچھ دوسرے لوگ ایسے بھی ہیں جو بے کار اور فضول کھیل تماشے اور قصے کہانیاں خریدتے یا اختیار کرتے ہیں کہ وہ جاہل ہیں اور ان فضولیات سے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے کی سعی کرتے ہیں اور دین کا مذاق اُڑاتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے ذلت کا عذاب ہے کہ عذاب تو ہوگا ہی ساتھ دُنیا و آخرت میں ذلیل بھی ہوں گے۔

لَهْوَ الْحَدِيْثِ

اس آیہ مبارکہ کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا کہ نضر بن حارث ایک مشرک تھا وہ فارس گیا تو کسریٰ کے خاندان اور جرنیلوں کے قصے خرید لایا اور ایک لونڈی لایا جو بہت اچھا گاتی تھی اور اہلِ مکہ سے کہا کہ قرآن میں بھی تو قصے کہانیاں ہیں میں تمہیں اس سے

بہتر قصے سناتا ہوں نیز یہ گانا بجانا سنو اور عیش کرو تو یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی اس میں سے علماء نے مستضاد فرمایا کہ

وہ ناول اور افسانے جو محض بے حیائی پھیلانے کا سبب بنتے ہیں اگر تو اسلام سے برگشتہ کرنے کی خاطر لکھے اور پھیلائے جائیں تو کفر ہے اور اگر یہ ارادہ نہ ہو محض دولت کمانے یا شہرت کے حصول کیلئے ہوں تو حرام ہے اسی طرح گانا بجانا پھر اس میں عورتوں کا گانا تو ویسے ہی حرام ہے اور مزامیر یعنی آلاتِ موسیقی میں بھی کوئی شبہ نہیں مگر یہ حرمت اس حالت میں ہے کہ اس کے باعث اسلام سے روکنا مقصود نہ ہو اور اگر اسلام سے برگشتہ کرنا مطلوب ہو تو پھر کفر ہے ہاں بغیر مزامیر کے بالغ مرد کا مردوں کی محفل میں یا کسی خاتون کا خواتین کی محفل میں تعمیری یا بامقصد شعر پڑھنا درست ہے اور سبق آموز واقعات جن میں افراد یا معاشرے کی اصلاح یا تعمیر کا پہلو ہو جائز ہیں اور ایسے کھیل جو بدن کے لیے تعمیری ہوں یا جنگی صلاحیت حاصل کرنے کے کام آئیں ان کو اختیار کرنا دینی ضرورت ہے۔ تفاسیر میں مزید تفصیل دیکھی جاسکتی ہے۔

اور یہ حربہ اختیار کرنے والے لوگ اس قدر متکبر ہیں یا ان کے دلوں میں اس جرم کی پاداش میں اتنا تکبر پیدا ہو جاتا ہے کہ جب انہیں اللہ کے احکام سنائے جائیں تو پیٹھ پھیر دیتے ہیں یعنی پرواہ نہیں کرتے اور یوں اکڑتے ہیں جیسے ان کے کانوں میں بہرا پن ہو یعنی اس طرح متکبرانہ رویہ اپناتے جیسے انہوں نے سنا ہی نہیں ایسے لوگوں کو عذابِ الٰہی کی نوید سنا دیجیے یعنی انہیں یہ راستہ سیدھا عذاب میں لے جا رہا ہے۔

پاکستانی اخبارات اور ٹیلی ویژن

یہاں اپنے ملکی اخبارات اور T.V کا ذکر بے جا نہ ہوگا کہ کچھ اخبارات تو محض اپنی فروخت بڑھانے کے لیے فضولیات اور چٹ پٹی خبریں یا سرخیاں لگاتے ہیں جو حرام ہے اور اگر دین کا مذاق بھی اڑایا جائے تو کفر ہے اور ٹیلی ویژن کے بے شمار پروگرام سوائے لھو الحدیث کے کچھ بھی نہیں۔ سوائے چند ایک معلوماتی یا تعمیری پروگراموں کے قومی دولت، وقت اور نئی نسل کا ذہن چرانے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے۔

بے شک جو لوگ ایمان قبول کر لیتے ہیں خواہ اس سے پہلے کیسے بھی ہوں مگر ایمان قبول کر کے اپنے

اعمال کی اصلاح کر لیتے ہیں ان کو اللہ کریم کی جنت میں جگہ ملے گی جو نعمتوں سے مالا مال ہے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے کہ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور وہ غالب ہے ہر کام کر سکتا ہے اور حکیم ہے ہر بات میں اس کی حکمت کارفرما ہوتی ہے۔ اس نے آسمانوں کو پیدا فرمایا جو سب کے سروں پہ چھت کی مانند تو ہیں مگر کوئی دیوار یا ستون نہیں جس پہ یہ چھت دھری ہو اور زمین کے فرش پر بڑے بڑے پہاڑ اس انداز سے جما دیئے کہ وہ کسی ایک طرف نہ جھک پڑے اور مخلوق کے لیے مشکل نہ کھڑی کر دے پھر اس میں لاتعداد اقسام کے جانور پیدا فرما دیئے اور فضاؤں سے پانی کو برسا کر زمین میں رنگا رنگ روئیدگی اور پھل اگا دیئے اور نباتات تک میں جوڑے اور نر و مادہ بنا کر ایک سلسلہ بقائے نسل کا رکھ دیا یہ ساری تخلیق اور لمحہ بہ لمحہ کام کرتا ہوا نظام تو اللہ کا ہے ذرا کسی اور کا ایسا کوئی کمال ہے یا جن کو مشرکین اللہ کا شریک مانتے ہیں ان کی کوئی تخلیق ہے تو سامنے لاؤ ہرگز نہیں لا سکتے بلکہ یہ ظالم محض گمراہی میں بھٹک رہے ہیں۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۱۲ تا ۱۹ اُتلُ مآ اُوحِیَ ۲۱/۱۱

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ
لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ
وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾
وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ
يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ڼ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ
عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾
وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ
اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰي وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ
عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ
اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾

اور ہم نے لقمان کو دانائی بخشی کہ خدا کا شکر کرو۔ اور جو شخص شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کیلئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو خدا بھی بے پروا اور سزاوار حمد (وثنا) ہے ﴿۱۲﴾
اور (اُس وقت کو یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا۔ شرک تو بڑا (بھاری) ظلم ہے ﴿۱۳﴾
اور ہم نے انسان کو جسے اس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے (پھر اس کو دودھ پلاتی ہے) اور آخر کار دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے (اپنے نیز) اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے کہ میرا بھی شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی (کہ تم کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ﴿۱۴﴾

12. And verily We gave Luqman wisdom, saying: Give thanks unto Allah; and whosoever giveth thanks, he giveth thanks for (the good of) his soul. And whosoever refuseth—Lo! Allah is Absolute, Owner of Praise.

13. And (remember) when Luqmān said unto his son, when he was exhorting him: O my dear son! Ascribe no partners unto Allah. Lo! to ascribe partners (unto Him) is a tremendous wrong—

14. And We have enjoined upon man concerning his parents—His mother beareth him in weakness upon weakness and his weaning is in two years—Give thanks unto Me and unto thy parents. Unto Me is the journeying.

وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا
لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ
صَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ
سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ
فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾
يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ
خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ
فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿١٦﴾
يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ إِنَّ
ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿١٧﴾
وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي
الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ
مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٨﴾
وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ
صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ
الْحَمِيرِ ﴿١٩﴾ ع

اور اگر وہ تیرے درپے ہوں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک
کرے جس کا تجھے کچھ بھی علم نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا ہاں دنیا
(کے کاموں) میں ان کا اچھی طرح ساتھ دینا اور جو شخص میری
طرف رجوع لائے اسکے رستے پر چلنا پھر تم کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے
تو جو کام تم کرتے رہے میں سب سے تم کو آگاہ کروں گا ﴿۱۵﴾
(لقمان نے یہ بھی کہا کہ) بیٹا اگر کوئی عمل (بالفرض) رائی کے دانے کے برابر
بھی (چھوٹا) ہو اور ہو بھی کسی پتھر کے اندر یا آسمانوں میں (مخفی ہو) یا زمین میں
خدا اسکو قیامت کے دن لا موجود کریگا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا باریک بین (اور) خبردار ہے ﴿۱۶﴾
بیٹا نماز کی پابندی رکھنا اور (لوگوں کو) اچھے کاموں کے کرنے کا امر اور
بری باتوں سے منع کرتے رہنا اور جو مصیبت تجھ پر واقع ہو
اس پر صبر کرنا۔ بیشک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں ﴿۱۷﴾
اور (ازراہ غرور) لوگوں سے گال نہ پھلانا اور زمین میں
اکڑ کر نہ چلنا۔ کہ خدا کسی اترانے والے خودپسند کو
پسند نہیں کرتا ﴿۱۸﴾
اور اپنی چال میں اعتدال کئے رہنا اور (بولتے وقت)
آواز نیچی رکھنا کیونکہ (اونچی آواز گدھوں کی سی ہے اور) کچھ
شک نہیں کہ سب سے بری آواز گدھوں کی ہے ﴿۱۹﴾

15. But if they strive with thee to make thee ascribe unto Me as partner that of which thou hast no knowledge, then obey them not. Consort with them in the world kindly, and follow the path of him who repenteth unto Me. Then unto Me will be your return, and I shall tell you what ye used to do—

16. O my dear son! Lo! though it be but the weight of a grain of mustard-seed, and though it be in a rock, or in the heavens, or in the earth, Allah will bring it forth. Lo! Allah is Subtle, Aware.

17. O my dear son! Establish worship and enjoin kindness and forbid iniquity, and persevere whatever may befall thee. Lo! that is of the steadfast heart of things.

18. Turn not thy cheek in scorn toward folk, nor walk with pertness in the land. Lo! Allah loveth not any braggart boaster.

19. Be modest in thy bearing and subdue thy voice. Lo! the harshest of all voices is the voice of the ass.

اسرار و معارف

اور بیشک لقمان کو حکمت عطا فرمائی گئی کہ وہ شکر ادا کرے اور جو بھی شکر ادا کرتا ہے اپنی ذات کا فائدہ کرتا ہے ورنہ اللہ تو سب سے بے نیاز اور تمام خوبیوں کا مالک ہے کسی کے شکر کا محتاج نہیں۔

حضرت لقمان اور حکمت

جمہور علماءِ سلف کے نزدیک حضرت لقمان ولی اللہ تھے حبشی تھے۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے عہد میں تھے اور اتنی طویل عمر پائی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں بھی تھے۔ حکمت کی تفسیر میں بہت سے اقوال ہیں مثلاً علم، عقل، بردباری و دانائی یا نیک عمل کی توفیق اور اسی طرح مگر یہ سب ایک ہی شے کے مختلف نام ہیں حکمت عطا

ہونے سے مراد مرضاتِ باری کا علم اور ان پر عمل کی توفیق ہے جسے علمِ لدنی کہا گیا ہے کہ بغیر کسی سے سیکھے یا پڑھے اللہ کریم بعض اولیاء اللہ کو عطا فرما دیتے ہیں کہ وہ ایسے ایسے نکات بیان فرماتے ہیں جو بڑے بڑے علماء صرف ان سے حاصل کر سکتے ہیں۔ سید عبد العزیز دباغؒ ایسی ہی ہستی تھے جن کے فرمودات "الابریز" نامی کتاب میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

صحتِ عقیدہ

جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نہایت حکیمانہ نصیحت کی تو فرمایا کہ اے جانِ پدر کبھی شرک مت کرنا کہ شرک بہت ہی بڑا ظلم ہے یعنی صحتِ عقیدہ سب بھلائیوں کی بنیاد ہے۔ اگر عقیدہ درست نہ ہو تو عمل کی اصلاح کی امید ہی فضول ہے۔

والدین کے ساتھ احسان

اعمال و اخلاق میں سب سے مقدم والدین کے ساتھ لطف و محبت اور اکرام سے پیش آنا ہے کہ ماں نے اسے پیٹ میں رکھ کر بہت دکھ جھیلے پھر دو سال اپنے سینے سے دودھ پلایا اور دونوں کا بوجھ باپ نے برداشت کیا لہٰذا والدین کا بہت بڑا حق ہے کہ بندہ اللہ کا شکر کرے جس کا طریقہ والدین کی خدمت بھی ہے کہ آخر بندے کو پلٹ کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے لیکن والدین بھی اگر اللہ کی نافرمانی کا یا شرک کرنے کا حکم دیں تو ان کا یہ حکم ہرگز نہ مانا جائے۔ اس کے باوجود اگر وہ مسلمان نہ بھی ہوں تو دنیا میں ان کی معروف طریقے سے خدمت ضرور کرے مگر اتباع انہی لوگوں کا کرے جو اللہ کی راہ پر اور قربِ الٰہی کی طرف گامزن ہوں اس لیے کہ سب نے واپس اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اور اللہ ہی ان کے اعمال کو ان کے سامنے لا کر ان سے حساب لیں گے۔ یہ بات واضح ہو گئی کہ

والدین اللہ کی اطاعت سے روکنے کا حق نہیں رکھتے

والدین اللہ کی اطاعت اللہ کے ذکر اور اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ رہنے سے روکنے کا حق نہیں رکھتے اس کے باوجود والدین کا احترام کیا جائے گا اور یہ نافرمانی شمار نہ ہوگی کہ نیک کام کیوں کرتے ہو یا نیک لوگوں کے ساتھ کیوں رہتے ہو اس لیے کہ انہیں اس کا حق ہی نہیں ہے

ایٹم کی بات

اور فرمایا کہ اے بیٹے اللہ سے کچھ پوشیدہ نہیں کہ کوئی نہایت ہی چھوٹا ذرہ جو کسی چٹان میں پوشیدہ ہے یعنی ایٹم جس کو سائنس نے اب دریافت کیا ہے کہ سب سے چھوٹا ذرہ جو چٹانوں کے اندر

ہے یا کوئی بھی شے جو آسمانوں میں ہے سب کچھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر کیا جائے گا کہ اللہ باریک سے باریک تر شے سے بھی پوری طرح واقف ہے۔

عبادات کی اہمیت

اے جانِ پدر! اللہ کی عبادات میں پوری پوری محنت کر اوقات اور ارکان و احکام کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہوئے عام آدمی تو اسے وقت کا ضیاع سمجھتا ہے مگر حق یہ ہے کہ مومنانہ حیات اور اسلامی زندگی میں عبادات ہوا کا درجہ رکھتی ہیں جس طرح کوئی بھی کام کرتے وقت ہم ہوا میں سانس لینے کا عمل نہیں چھوڑ سکتے اسی طرح فرائض اپنے وقت میں اور ذکرِ الٰہی ہر لمحہ اسلامی زندگی کی آکسیجن ہے اور دنیا میں نیکی کا حکم کر یعنی نیکی اور بھلائی دین اور اسلام کو رائج کرنے کی ہر ممکن

ہمیشہ کا جہاد

کوشش جاری رکھ اور کفر و شرک اور برائی کا راستہ روکنے میں مصروف رہ کہ مسلمان ہمیشہ اور ہر آن میدانِ جہاد میں ہے۔ زبانی، تحریری، عملی اور قلبی طور پر نیز اس راہ میں مشکلات کا آنا ایک فطری قاعدہ ہے لہذا جو تکلیف بھی آئے اس پر صبر اختیار کر اور ثابت قدم رہ کہ حقیقتاً راہِ حق میں ثابت قدم رہنا ہی بہت بڑا کام ہے اور اللہ اگر دین پہ قائم رہنے اور عزم و ہمت سے زندگی گزارنے کی توفیق دیں تو اس پر اکڑ نہ جانا اور لوگوں سے

کفر کے لیے سخت ہو مگر متکبر نہ ہو

متکبرانہ انداز میں منہ نہ پھیر لیا جائے اور زمین پر اترا اترا کر مت چلنا کہ کفر کے مقابلے میں سختی تکبر میں مبتلا نہ کر دے اس لیے کہ اللہ شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا اپنی رفتار میں ایک خوبصورت توازن پیدا کر اور بات کرنے میں متانت اور سنجیدگی کو اپنا کہ محض شور کرنا اور بلند آواز کر کے اپنی رائے منوانا درست طریقہ نہیں کہ چلانے کو تو گدھا بھی شور کر سکتا ہے مگر اس کا شور سب سے برا ہے۔

رکوع نمبر ۳ آیات ۲۰ تا ۳۰ اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ ۲۱/۱۲

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًی وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ۝۲۰

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو خدا نے تمہارے قابو میں کر دیا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں نہ علم رکھتے ہیں اور نہ ہدایت اور نہ کتاب روشن (۲۰)

20. See ye not how Allah hath made serviceable unto you whatsoever is in heavens and whatsoever is in the earth and hath loaded you with His favours both without and within? Yet of mankind is he who disputeth concerning Allah without knowledge or guidance or a Scripture giving light.

21. And if it be said unto them: Follow that which Allah hath revealed, they say: Nay, but we follow that wherein we found our fathers. What! Even though the devil were inviting them unto the doom of flame?

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے نازل فرمائی ہے اُس کی پیروی کرو. تو کہتے ہیں کہ ہم تو اُسی کی پیروی کرینگے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا. بھلا اگرچہ شیطان اُن کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو (تب بھی)؟ ﴿٢١﴾

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿٢١﴾

22. Whosoever surrendereth his purpose to Allah while doing good, he verily hath grasped the firm handhold. Unto Allah belongeth the sequel of all things.

اور جو شخص اپنے تئیں خدا کا فرمانبردار کردے اور نیکوکار بھی ہو تو اُس نے مضبوط دستاویز ہاتھ میں لے لی. اور (سب) کاموں کا انجام خدا ہی کی طرف ہے ﴿٢٢﴾

وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۗ وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿٢٢﴾

23. And whosoever disbelieveth, let not his disbelief afflict thee (O Muhammad). Unto Us is their return and We shall tell them what they did. Lo! Allah is Aware of what is in the breasts (of men).

اور جو کفر کرے تو اُس کا کفر تمہیں غمناک نہ کردے. اُن کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر جو کام وہ کیا کرتے تھے ہم اُن کو جتا دینگے. بیشک خدا دلوں کی باتوں سے واقف ہے ﴿٢٣﴾

وَمَن كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٣﴾

24. We give them comfort for a little, and then We drive them to a heavy doom.

ہم اُن کو تھوڑا سا فائدہ پہنچائیں گے پھر عذاب شدید کی طرف مجبور کرکے لے جائیں گے ﴿٢٤﴾

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٢٤﴾

25. If thou shouldst ask them: Who created the heavens and the earth? they would answer: Allah. Say: Praise be to Allah! But most of them know not.

اور اگر تم اُن سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو بول اُٹھیں گے کہ خدا نے. کہہ دو کہ خدا کا شکر ہے لیکن ان میں اکثر سمجھ نہیں رکھتے ﴿٢٥﴾

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٥﴾

26. Unto Allah belongeth whatsoever is in the heavens and the earth. Lo! Allah, He is the Absolute, the Owner of Praise.

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (سب) خدا ہی کا ہے. بیشک خدا بے پروا اور سزاوار حمد (وثنا) ہے ﴿٢٦﴾

لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٦﴾

27. And if all the trees in the earth were pens, and the sea, with seven more seas to help it, (were ink), the words of Allah could not be exhausted. Lo! Allah is Mighty, Wise.

اور اگر یوں ہو کہ زمین میں جتنے درخت ہیں (سب کے سب) قلم ہوں اور سمندر (کا تمام پانی) سیاہی ہو (اور) اسکے بعد سات سمندر اور (سیاہی ہو جائیں) تو خدا کی باتیں (یعنی اسکی صفتیں) ختم نہ ہوں. بیشک خدا غالب حکمت والا ہے ﴿٢٧﴾

وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٧﴾

28. Your creation and your raising (from the dead) are only as (the creation and the raising of) a single soul. Lo! Allah is Hearer, Knower.

(خدا کو) تمہارا پیدا کرنا اور جلا اُٹھانا ایک شخص (کے پیدا کرنے اور جلا اُٹھانے) کی طرح ہے. بیشک خدا سننے والا دیکھنے والا ہے ﴿٢٨﴾

مَّا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٢٨﴾

29. Hast thou not seen how Allah causeth the night to pass into the day and causeth the day to pass into the night, and hath subdued the sun and the moon (to do their work), each running unto an appointed term; and that Allah is Informed of what ye do?

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور (وہی) دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اُسی نے سورج اور چاند کو (تمہارے) زیر فرمان کر رکھا ہے. ہر ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے اور یہ کہ خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے ﴿٢٩﴾

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٩﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا
يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ
اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٣٠﴾ ع

یہ اس لئے کہ خدا کی ذات برحق ہے۔ اور جن کو یہ
لوگ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ لغو ہیں۔ اور یہ کہ
خدا ہی عالی رتبہ (اور) گرامی قدر ہے ﴿٣٠﴾

30. That (is so) because Allah, He is the True, and that which they invoke beside Him is the False, and because Allah, He is the Sublime, the Great.

اسرار و معارف

کیا تم اس بات سے بے خبر ہو کہ اللہ نے سب آسمانی اور زمینی مخلوق کو تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے اور یہ بات سائنسی تحقیقات سے بھی ثابت ہے کہ جس قدر ستارے یا سیارے معلوم ہوئے سب کی توجہات کا مرکز زمین ہے اور ان کی حرکات یا روشنی و گرمی سے زمین میں مختلف اثرات مرتب ہوتے ہیں چاند و سورج کی روشنی و گردش بھی زمین میں حیات آفرینی کی خدمت پر مامور ہے اور یہ سب کچھ انسان ہی کی خدمت کر رہا ہے اسی طرح آسمانی فرشتے بھی کچھ امورِ حیات انجام دینے پہ لگے ہیں تو عبادات کرنے والے انسانوں کے لیے دعاؤں پہ مامور ہیں پھر اس نے تمام ظاہری اور باطنی

ظاہری و باطنی نعمتیں

نعمتوں سے انسان کو نوازا ہے ظاہری نعمتیں تمام وہ علوم و فنون جو عقل کی رسائی میں ہیں ان کی سب سے اعلیٰ سمجھ انسان کو عطا کی اور باطنی نعمت نبوت و رسالت جو اللہ کی معرفت کا واحد ذریعہ ہے بھی انسانوں کو عطا ہوئی اور ان سب ظاہری و باطنی انعامات سے ہر انسان فائدہ حاصل کر سکتا ہے اتنے انعامات کے باوجود بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہیں اللہ کی ذات کو ماننے میں تامل ہی نہیں جھگڑا کرتے ہیں اور ایمان لانے سے انکار کرتے ہیں حالانکہ کفر پہ جھگڑا بغیر کسی علمی دلیل بغیر کسی حق اور درست بات کے اور بغیر کسی کتابِ روشن کے کرتے ہیں کہ حق پر علمی عقلی اور نقلی دلائل موجود جن میں سے ان کے پاس کوئی بھی نہیں بلکہ جب حق کو قبول کرنے کی دعوت دی جاتی اور کہا جاتا کہ وہ کلام جو اللہ نے نازل فرمایا اسے مانو اس کی اطاعت اختیار کرو تو جواب میں کہتے ہیں ہم تو باپ دادا کی رسومات کا اتباع کرتے ہیں خواہ ان رسومات کے پیچھے لگا کر شیطان انہیں دوزخ کے عذاب میں لیے جا رہا ہو۔

پھر قبول کر کے انہوں نے کسی پہ احسان تو نہیں کرنا بلکہ جو بھی خالص اللہ ہی کی اطاعت کے لیے

سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے اور پھر عملاً اس پہ کاربند رہتا ہے اور خلوص کے ساتھ اللہ کی اطاعت اختیار کرتا ہے تو اس نے ایک بہت مضبوط حلقے کو تھام لیا اور نقصان و خسران کے ڈر سے محفوظ ہو گیا کہ تمام انبیاء و رسل صحابہ و مجاہد اولیا اور صلحاء کے ہاتھ اسی حلقے کو تھامے ہوئے ہیں یعنی وہ بہت ہی مضبوط جماعت میں شامل ہو گیا۔ اب ہر کام کا انجام تو اللہ کریم کے دستِ قدرت میں ہے۔ یعنی دنیا کی کوئی طاقت اس جماعت کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور جو کفر کی راہ اپنائے تو آپ اس کے اس فیصلے پہ افسردہ نہ ہوں کہ اسے یہ فیصلہ کرنے کا حق دیا گیا ہے پھر اس کو پلٹ کر اللہ کی بارگاہ میں ہی حاضر ہونا ہے جہاں اس سے اس کے اس فیصلے پر خوب بات ہو گی اس لیے کہ وہ اللہ سے کچھ بھی تو نہ چھپا سکے گا اللہ تو دلوں کے اندر چھپے بھیدوں سے بھی خوب واقف ہے۔

انہیں چند روزہ فرصت نصیب ہے جس میں اللہ کی نعمتوں سے مستفید ہو رہے ہیں یہ پکڑے جائیں گے اور انہیں نہایت غلیظ عذاب کی طرف کھینچ لے جایا جائے گا۔ آپ ان پر بھی سوال کیجیے کہ ارض و سماء اور اس نظامِ عالم کا بنانے والا کون ہے تو انہیں مجبوراً یہی کہنا پڑے گا کہ اللہ۔ کہ اور کوئی جواب بن ہی نہیں پڑتا تو کہیے واقعی سب تعریفیں اور ساری خوبیاں اللہ ہی کو سزاوار ہیں اور لوگوں کی اکثریت جو اس حقیقت سے بے خبر ہے وہ جہالت میں مبتلا ہے۔

زمین میں یا آسمانوں میں جو کچھ بھی ہے یا جو نظام بھی ہے جس شے میں جو کمال بھی ہے سب کچھ اللہ کا ہے اس کی عطا ہے اور وہی چلا رہا ہے جبکہ اللہ خود ہر شے سے بے نیاز اور لائق ستائش ہے ہر شے اس کی محتاج ہے وہ کسی شے کا محتاج نہیں۔ اللہ کی حمد و ثنا اور عظمت کے بیان کے لیے دنیا بھر کے درختوں کی اگر قلمیں بن سکیں سمندر کو سات گنا اور بھی بڑھا کر سیاہی بنا دی جاتے اور کوئی ہمیشہ لکھتا ہی چلا جائے تو اللہ کے علوم کمالات اور اوصاف ختم ہونے میں نہ آئیں گے جبکہ لکھنے والے قلمیں کاغذ سیاہیاں تمام ہو جائینگی بے شک اللہ سب سے بالاتر اور حکمت والا ہے۔ تمہیں پیدا کرنا اور موت دے کر دوبارہ زندہ کرنا اسے ایسا ہی آسان ہے جیسا ایک جان کو پیدا کرنا اس کی قدرت کے لیے کچھ مشکل نہیں اور کسی کی بات یا ذات اس سے بھولی ہوئی نہیں ہر شے اور ہر بات کو جانتا ہے اور سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

اے مخاطب تو نہیں دیکھتا کہ اللہ رات کو اور اس کے اجزاء و اوقات کو دن میں اور دن کے اجزاء کو رات میں شامل اور تبدیل فرماتا ہے چاند اور سورج کو مقررہ راستوں پہ چلا دیا ہے مقررہ اور معین اوقات پر کہ اگر وقت یا راستے میں ذرہ برابر فرق آئے تو نظامِ عالم تباہ ہو جائے مگر ہر شے درست چل رہی ہے تو جس ربُّ العالمین کو اتنے وسیع نظام کی لمحہ لمحہ کی باریکیوں کی خبر ہے وہ یقیناً تمہارے اعمال سے بھی باخبر ہے۔ اور یہ دلائل ہیں اس بات پر کہ بے شک اللہ حق ہے اور اس کے علاوہ اس کے مقابل جس کو بھی لایا جائے وہ باطل ہے اور اللہ ان سب باتوں سے بہت ہی بلند اور سب سے بڑا ہے۔

رکوع نمبر ۴ آیات ۳۱ تا ۳۴ اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ ۲۱/۱۴

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ
بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُم مِّنْ آيَاتِهِ ۚ إِنَّ
فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣١﴾
وَإِذَا غَشِيَهُم مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ
مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى
الْبَرِّ فَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا
إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ﴿٣٢﴾
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا
لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ
هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِ شَيْئًا ۚ إِنَّ وَعْدَ
اللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿٣٣﴾
إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا
تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا
تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ
ع اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿٣٤﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی کی مہربانی سے کشتیاں دریا میں
چلتی ہیں تاکہ وہ تم کو اپنی کچھ نشانیاں دکھائے۔ بیشک اسمیں ہر صبر
کرنیوالے (اور) شکر کرنیوالے کے لئے نشانیاں ہیں ﴿۳۱﴾
اور جب اُن پر (دریا کی) لہریں سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو
خدا کو پکارنے (اور) خالص اُسکی عبادت کرنے لگتے ہیں۔ پھر جب وہ اُنکو
نجات دیکر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو بعض ہی انصاف پر قائم رہتے ہیں اور
ہماری نشانیوں سے وہی انکار کرتے ہیں جو عہد شکن (اور) ناشکرے ہیں ﴿۳۲﴾
لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو اور اُس دن کا خوف کرو کہ
نہ تو باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آئے۔ اور نہ بیٹا باپ کے
کچھ کام آسکے۔ بیشک خدا کا وعدہ سچا ہے پس دنیا کی
زندگی تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے۔ اور نہ فریب دینے والا (شیطان)
تمہیں خدا کے بارے میں کسی طرح کا فریب دے ﴿۳۳﴾
خدا ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے۔ اور
وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے (کہ نر ہے
یا مادہ) اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کریگا۔
اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اُسے موت آئیگی
بے شک خدا ہی جاننے والا (اور) خبردار ہے ﴿۳۴﴾

31. Hast thou not seen how the ships glide on the sea by Allah's grace, that He may show you of His wonders? Lo! therein indeed are portents for every steadfast, grateful (heart).

32. And if a wave enshroudeth them like awnings, they cry unto Allah, making their faith pure for Him only. But when He bringeth them safe to land, some of them compromise. None denieth Our signs save every traitor ingrate.

33. O mankind! Keep your duty to your Lord and fear a Day when the parent will not be able to avail the child in aught, nor the child to avail the parent. Lo! Allah's promise is the very truth. Let not the life of the world beguile you, nor let the deceiver beguile you in regard to Allah.

34. Lo! Allah! With Him is knowledge of the Hour. He sendeth down the rain, and knoweth that which is in the wombs. No soul knoweth what it will earn to-morrow, and no soul knoweth in what land it will die. Lo! Allah is Knower, Aware.

اسرار و معارف

اے مخاطب کیا تو نہیں دیکھتا کہ بہت بڑے بڑے جہاز کتنے گہرے سمندروں میں تیرتے پھرتے ہیں اللہ کی نعمتیں لادے ہوئے اور بندوں کے لیے رزق کے وسائل لیے کر یہ سب عقل تمہیں اس لیے عطا ہوئی ہے کہ اللہ کی عظمت سے آشنا ہو سکو جس نے پانی اور لکڑی کو یہ خصوصیات دیں اور تمہیں یہ شعور بخشا مگر یہ سب ایسے لوگوں کی سمجھ میں ہی آسکتا ہے جو ذرا متحمل مزاج اور جذبہ شکر رکھنے والے ہوں ورنہ تو جب سمندری لہریں اٹھتی ہیں اور یوں لگتا ہے جیسے کوئی بادل بڑھتا آرہا ہو تو یہ سب لوگ بڑے خلوص سے صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں کہ اس وقت اللہ کے بغیر کوئی سوجھتا ہی نہیں اور جب اللہ انہیں طوفانوں سے بچا کر زمین پر پہنچا دیتا ہے تو کچھ لوگ تو اس کے بعد واقعی توحیدِ الٰہی پہ قائم ہو جاتے ہیں اور اکثر پھر سے شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور وہ بھی جان بوجھ کر اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں اس لیے کہ وہ طبعاً جھوٹے اور حق سے دُور ہو چکے ہوتے ہیں۔

باپ بیٹا ایک دوسرے کے کام نہ آسکیں گے

لوگو اللہ کی نافرمانی سے بچو اور اس دن سے ڈرو کہ جس روز نہ تو باپ بیٹے کے کام آسکے گا اور نہ بیٹا باپ کی کوئی مدد کر سکے گا یعنی محض نسبی رشتہ کسی کام نہ آئے گا کہ اگر باپ مومن ہے اور بیٹا کفر پر مر گیا تو اس کی کوئی مدد نہ کر سکے گا ایسے ہی بیٹا اگر مومن ہو اور باپ نہ ہو تو بیٹا بھی رائی برابر بوجھ نہ بانٹ سکے گا کہ اُخروی اور دائمی رشتوں کا مدار ایمان پر ہے نسبی رشتے محض انسانی نسل کی بقا کے لیے ہیں جس کی ضرورت ہی باقی نہ رہے گی تو رشتہ کیسا۔ہاں دونوں کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو تو رشتۂ ایمان بھی ہو گا اور مزید نسبی رشتے کے سبب محبت بھی ہو گی لہذا ایک دوسرے کی شفاعت و سفارش بھی کریں گے جس کی تفصیل احادیث و تفاسیر میں موجود ہے۔ اور یہ باتیں طے شدہ ہیں۔ اللہ نے وعدہ کر دیا کہ ایسا ہو گا اور اللہ کا وعدہ سچا اور کھرا ہے یہ یاد رکھ لو محض دنیا کی دولت یا اقتدار و وقار میں کھو کر ان حقائق کو مت بھولو۔ اور یہ عارضی وقار یا دولت جو محض ایک دھوکہ ہے کہیں شیطان تمہیں اس میں مبتلا کر کے اللہ سے غافل نہ کر دے کہ وہ بڑا

دھوکے باز ہے۔

علمِ الٰہی

اور یہ بھی جان لو کہ معاملات کی ابتدا و انتہا صرف اللہ ہی جانتا ہے اسی کو خبر ہے کہ کب قیامت قائم ہوگی اور کس لمحے دنیا ختم ہو جائے گی جس طرح بارش کو وہی اتارتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ رحم میں کیا ہے نیز کوئی نہیں جانتا کہ اسے آئندہ کل کیا پیش آنے والا ہے اور نہ کوئی اپنی زندگی کے خاتمے سے واقف ہے کہ اسے کس جا موت آجائے گی اور وہ زمین کے کس حصے میں مرے گا بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے اور ہر بات سے باخبر ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعض باتوں کی خبر انبیاء نے دی بعض اولیاء اللہ کے مشاہدات اور پیشگوئیاں درست ثابت ہوئیں پھر نجومی اور جوتشی وغیرہ جو اندازے لگاتے رہے وہ ٹھیک ثابت ہوتے رہے اور آج سائنس یہ بتا رہی ہے کہ پیٹ میں بچہ ہے یا بچی اس سوال کے بڑے طویل جوابات نقل کیے گئے ہیں۔ مختصراً بات سمجھنے کے لیے یہ کافی ہے کہ ان تمام ذرائع میں وہ تفصیل نہیں ہوتی جو اللہ کے علم میں ہے اور جزوی علم یا اندازاً جان لینا تو علم نہیں جیسے کوئی موسمیات والا بارش کی پیشگوئی تو کرتا ہے مگر نہیں جانتا کتنے قطرے برسیں گے کس جگہ کتنا پانی جذب ہوگا اور وہاں کیا عمل کرے گا یا سائنس یہ جاننے سے تو رہی کہ بچہ صالح ہوگا یا بدکار صاحبِ علم بنے گا یا جاہل امیر ہوگا یا فقیر ہو جائے گا کتنا قد کیا رنگ اور چہرے کے تاثرات کیا ہوں گے اللہ تو اس سے زیادہ جانتے ہیں اور ہر قطرے ہر بچے کے بارے جانتے ہیں۔ یہی حال موت کا ہے کہ کسی کو سمجھ نہیں آتی خود اپنے بارے نہیں آتی کہ کہاں زندگی ساتھ چھوڑ دے گی۔

سورہ لقمان ۲۵ رمضان المبارک کو تمام ہوئی

فالحمد للہ علیٰ ذالک

بمطابق ۸ مارچ ۹۴ء